حیات حضرت شیخ الاسلام

قدس سرہ کا ایک ورق

مرتبہ
حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات حضرت شیخ الاسلام
قدس سرہ کا ایک ورق

مرتبہ

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

۷ ربیع الاول ۱۴۴۴

وجہ طباعت

حضرت اقدس شیخ قدس سرہ کو اپنی حیات کے آخری ایام میں تقریباً ایک ماہ قبل جبکہ صحت اچھی ہو گئی تھی حرم شریف بھی جانا شروع ہو گیا تھا۔ اوائل رجب ۱۴۰۲ھ مغرب کے بعد خصوصی خدام کی موجودگی میں حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ کی بیعت پر تقریر سنائی گئی، اس وقت اقبال کسی دوسرے کمرے میں کسی کام میں مشغول تھا کہ حضرت کے ایک خادم بلانے آئے، حاضر ہوا تو ایک کیسٹ دیا اور فرمایا کہ یہ بیعت پر حضرت مدنی رحمۃ اللہ کی بہت اچھی تقریر ہے اس کو کاغذ پر نقل کر کے طبع کرا دو۔ بندہ نے پروفیسر جلیل احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد اسلم صاحب کی مدد سے ٹیپ سے کاغذ پر نقل کیا اور نقل مع ٹیپ حضرت حافظ صغیر احمد صاحب کو لاہور بھیج دیا اور یہ بھی عرض کیا کہ اس کو مولانا عبدالغنی صاحب کی مدد سے درست کروالیں۔ کیونکہ ان کو اوائل عمر سے حضرت مدنی رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل رہا اور حضرتؒ سے خصوصی تعلق کی بناء پر حضرت کی آواز لہجہ اور طرزِ بیان ان کے دل و دماغ میں نقش ہے اس لئے وہ ٹیپ سے اس تحریر کا اچھی طرح مقابلہ کر سکیں گے۔

محمد اقبال (مدینہ منورہ)

ملحوظہ

نوٹ: مندرجہ ذیل تحریر حضرت اقدس مولانا مدنی قدس سرہ کی تحریر نہیں ہے بلکہ مدراس کے علاقہ میں ایک ٹیپ ریکارڈ تقریر کی نقل ہے بولنے میں کہیں کہیں جو الفاظ زائد نکل گئے ان کو تحریر میں بھی اسی طرح باقی رکھا ہے لیکن پڑھنے والے کی سہولت کے لئے ان الفاظ کو قوسین میں کر دیا ہے اور عنوانات بھی لگا دیئے گئے ہیں اسی طرح ربط کے لئے کسی لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹیپ سے سنا اور سمجھا نہیں جا سکا اس کو بھی قوسین () میں لکھ دیا ہے۔

ایک دو جگہ کسی وضاحت کی ضرورت محسوس کی گئی تو حاشیہ میں لکھ دیا گیا حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کی طرف سے ٹیپ اور حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدظلہ کا نقل کردہ مسودہ جب طباعت کے لئے مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً) سے یہاں لایا گیا تو بندہ نے ایک دوسری ٹیپ سے بھی (جو بندہ کے پاس تھی) اس کا مقابلہ کیا۔ اس کے بعد اسے شائع کیا جا رہا ہے، اگر کوئی صاحب طبع کرانا چاہیں تو ہماری طرف سے بخوشی اجازت ہے بشرطیکہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ کے الفاظ مبارکہ میں کوئی تغیر و تبدل نہ کیا جائے۔

احقر محمد عبد الغنی غفرلہٗ

۲۵ شوال ۱۴۰۳ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۸۳ء

حیات حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کا ایک ورق

بعد حمد وصلوٰۃ کے عرض ہے کہ محترمی پروفیسر سید جلیل احمد صاحب حضرت شیخ الاسلامؒ کی اردو تقریر کا انگریزی ترجمہ کر رہے تھے کہ ان کو بخار ہوگیا۔ جس کی وجہ سے کام بند کرنا پڑا، اسی حالت میں ان کو حضرت شیخ الاسلام کی زیارت ہوئی، حضرتؒ نے ان کو کوئی شربت پلایا اور فرمایا کہ (اس تقریر میں) صوفی اقبال سے حالات کا ایک ورق لے کر شامل کر دو، اللہ کے فضل سے پروفیسر صاحب کو اسی دن صحت ہوگئی۔ انہوں نے مجھے حالات کا ایک ورق لکھنے کا حکم فرمایا، اس سے پہلے جب اس مبارک تقریر کا عربی ترجمہ ہو رہا تھا، اس وقت بھی حضرتؒ کے کچھ حالات شامل کرنے کا خیال آیا تھا تو حضرتؒ کے مختصر حالات ''نزہۃ الخواطر'' سے نقل کر دیئے تھے جو کئی صفحے ہیں لیکن انگریزی ترجمہ کے لئے صرف ایک ہی ورق کا حکم ہوا ہے کیونکہ انگریزی دان اور اردو خوان حضرات کے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف تنبیہ کے لئے اولیاء امت کے چند فقرے اور بعض واقعات کی طرف اشارہ کر دینا ہی انشاءاللہ کافی ہوگا

حضرتؒ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۶ھ میں اور وصال ۱۳۷۷ھ میں ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نوراللہ مرقدہ اپنی کتاب 'الاعتدال فی مراتب الرجال' میں تحریر فرماتے ہیں:۔ امیر الہند حضرت مدنیؒ ۱۳۱۶ھ میں فارغ التحصیل ہوئے اور آج تک کا سارا زمانہ (تقریباً نصف صدی) درس وتدریس، استفادہ اور افادۂ باطنی میں گزرا، سالہا سال حضرت شیخ الہند جیسے محقق متبحر کے زیر سایہ علوم ظاہریہ و باطنیہ میں مہارت حاصل کی، اور عمر کا اکثر حصہ سیاسی مناظر اور قید و بند ہند و بیرون ہند کے تجربات میں گزرا۔ (انگریز کے خلاف جدوجہد میں کئی دفعہ جیل جانا ہوا۔ کراچی کے مشہور مقدمہ میں دو سال قید بامشقت کی عزت ملی، اس مقدمہ میں عدالت نے پہلے مسلمانوں کے مشہور مخلص لیڈر مولانا محمد علیؒ جوہر کا بیان لیا، اس میں انہوں نے کہا کہ میں نے ایسے شخص کی تائید کی ہے۔ جس کو میں اپنا آقا، سردار اور بزرگ کہنا باعثِ فخر سمجھتا ہوں اور وہ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ہیں اس کے بعد حضرت شیخ الاسلامؒ کا بیان شروع ہوا، حضرتؒ نے طویل تقریر فرمائی، جب فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں کہ مذہب پر اپنی جان

قربان کردوں گا تو اس جملہ پر مولانا محمد علی جوہرؒ نے آگے بڑھ کر حضرت کے قدم چوم لیے، ہند سے باہر حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ تین سال جزیرہ مالٹا میں نظر بندی کا وقت گزرا)۔

حضرت شیخ الحدیثؒ دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مدنیؒ کی ابتدائی مدرّسی مدینہ منورہ میں برسوں ایسی جانفشانی سے گزر چکی ہے، کہ بعض زمانوں میں مسلسل بارہ تیرہ سبق روزانہ پڑھانا اور شب وروز میں صرف دو تین گھنٹہ سونا، باقی اوقات سبق یا مطالعہ (یہ سب اسباق حدیث، تفسیر اور فقہ کے تھے، اس کے ساتھ فتویٰ نویسی کا کام بھی رات کو انجام دیتے، یہ سب خدمات بلا معاوضہ لوجہ اللہ تھیں، اس طرح تقریباً تیرہ برس آپ نے گنبدِ خضراء کے سایہ میں درس حدیث دیا ہے) یہ تو علوم کا حال تھا، اب سلوک کی سنو! سب سے پہلا غوطہ تو بحرِ عشق و معرفت شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نوراللہ مرقدہ کے یہاں لگایا اور مدینہ پاک میں مسجد اجابہ جیسی بابرکت اور یکسو جگہ میں عرصہ تک (ذکر اللہ کی) ضربیں لگائیں (یہ مسجد اس وقت شہر سے باہر جنگل میں تھی اب وہاں آبادی ہوگئی ہے)۔

پھر اس کی تکمیل و تخصیص قطب الارشاد حضرت گنگوہی نوراللہ مرقدہ کے یہاں ہوئی۔ یعنی بیعت کے دو ہی سال بعد جبکہ عمر شریف بائیس ۲۲ سال کی تھی حضرت گنگوہیؒ نے ان کو مدینہ منورہ سے بلا کر خلافت عطا فرمائی اور اپنے دستِ مبارک سے ان کے سر پر دستارِ خلافت باندھی، یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اکابرین میں حضرت گنگوہیؒ کا معیارِ خلافت و اجازت بہت بلند تھا اور ان کے یہاں اس امر میں بہت شدت و احتیاط تھی) حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نوراللہ مرقدہ ''تذکرۃ الرشید'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا حسین احمد کا درسِ حرمِ نبوی ﷺ میں بحمد للہ بہت عروج پر ہے اور عزت و جاہ بھی حق تعالیٰ نے وہ عطا فرمائی ہے، کہ ہندی علماء کو کیا معنیٰ، یمنی و شامی بلکہ مدنی علماء کو بھی وہ بات حاصل نہیں (آپ شیخ الحرم کے خطاب سے مشہور تھے)

ذٰلك فضل الله يوتيه من يشآء ○

آپ سراپا خلق، مہمان نواز، باحیا اور بعض ان صفات حمیدہ سے متصف ہیں کہ جس پر دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے۔ انتہٰی کلامہ۔

چنانچہ حضرت شیخ الحدیث صاحب فرماتے ہیں کہ بھلا جس شخص کے (حضرت مدنیؒ کے) یہاں سفر وحضر برابر ہو، دن رات یکساں ہو، نہ اس کو راحت کی ضرورت ہو، نہ تکان پاس پھٹکتا ہو، اس کی کوئی کیا حرص کرسکتا ہے، ان کا تو یہ حال ہے کہ حجاز سے سفر شروع کریں اور کراچی سے اتر کر سیدھے دو شب وروز ریل میں گذار کر پانچ بجے دیوبند پہنچیں اور چھ بجے بخاری کا سبق پڑھادیں، جیسا کہ اس آخری سفر حج میں پیش آیا، وہ مسلسل پندرہ دن تک روزانہ کئی سو میل کا سفر کریں اور کئی کئی تقریریں کردیں، جیسا کہ گذشتہ سال ہوا۔ ابھی دو ایک برس کا قصہ ہے کہ سہارنپور میں سیرت پر ایک ہفتہ وار تقریر کا وعدہ ایک مجلس میں کر گذرے تھے، کئی مہینہ تک ہر ہفتہ شب کی گاڑی سے آنا عشاء کے بعد ایک بجے تک تقریر کرنا، اور تین بجے بلا کسی کے جگائے اُٹھ کر ریل پر چل دینا اور صبح کو سبق پڑھانا، جس میں مسلسل تین چار گھنٹے تقریر فرمانا۔ انتہٰی۔

۱۳۴۶ھ میں حضرت کا قیام کلکتہ میں تھا کہ دارالعلوم دیوبند میں ایسے حالات پیش آئے کہ دارالعلوم کا وجود ہی خطرہ میں پڑ گیا۔ اس وقت حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے دارالعلوم کے عہدۂ صدارت کے لیے حضرت مدنیؒ کو تجویز فرمایا اور حضرتؒ کے متعلق بہت بلند کلمات تحریر فرمائے، حضرت دارالعلوم تشریف لے آئے جس سے اللہ پاک نے دارالعلوم کو بہت زیادہ ترقیات اور عروج دیا۔

۱۳۶۶ھ میں انگریز کو ملک سے نکال دینے کے بعد حضرتؒ سیاسیات سے بالکل یکسو ہوگئے، حکام اور اہل سیاست سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ ۱۳۷۳ھ میں صدر جمہوریہ ہند نے تار کے ذریعہ سرکاری خطاب سے نوازا تو اس کو بھی یہ کہہ کر ٹھکرادیا کہ یہ ہمارے اسلاف کے طریقہ کے خلاف ہے۔

آزادیٔ ہند میں انگریز اور ان کے خوشامدیوں کی طرف سے بہت غلط کاریاں عمل میں آئیں جس کی وجہ سے مسلمانوں پر بڑے مصائب ٹوٹے، دینی مدارس اور دینی مراکز کے ختم ہوجانے کا خطرہ ہوگیا، عام مسلمانوں کے لیے ارتداد کا خطرہ پیدا ہوگیا، بلکہ بعض غیر مسلم اکثریت کے علاقوں میں رہنے والے مسلمان مرتد بھی ہوگئے ان سب خطرات سے حضرت

شیخ الاسلامؒ نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا، اوران سے حفاظت کے لیے اسلام اور مسلمانوں کی بہتری کے لیے ایک نہایت مفید دین ودانش کے مطابق پروگرام پیش کیا۔ جس کو مدنی فارمولا[1] کہتے ہیں۔ لیکن برطانوی سازش کامیاب رہی اور انگریز نے اپنے ملک بدر ہونے کا مسلمانوں سے پورا انتقام لے لیا۔ اس وقت حضرتؒ نے خودکردہ را علاج نیست کہہ کر مسلمانوں سے تغافل نہیں برتا بلکہ مشفق واعظ کی حیثیت سے میدان میں آئے اور اپنے وعظوں کے ذریعہ ارتداد کے خطرہ کو ختم کیا بلکہ واقعہ شدہ کو بھی یقین کی دولت سے مالا مال کیا، اور نئی

صورتحال کے تقاضہ کے مطابق پاکستان کے استحکام پاکی وہندی مسلمانوں کے لیے دعاو توجہات میں مصروف رہے یہی عمل حضرتؒ کے شایان شان تھا اس سے حضرت کے درجات بلند سے بلند ہوئے مگر جن اپنے مخالفوں کے لیے دعائیں کیں ان کو نفع اسی صورت میں ہوگا جب کہ وہ اقرار جرم کر کے توبہ کریں نہ کہ اپنی حماقتوں کو فخریہ بیان کریں۔

حضرت کے بالواسطہ وبلاواسطہ تلامذہ کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے اور صرف دارالعلوم میں جن حضرات کو حضرت نے حدیث کی اجازت دی ان کی تعداد تین ہزار آٹھ سو چھپن ہے، اور تربیت باطنی وسلوک میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ حضرت کے مُرید ہوئے جن میں ہزاروں صاحب نسبت ہیں، اوران میں سے ایک سو سرسٹھ (۱۶۷) خلفا، مجازین بیعت اپنے بعد اس کام کو جاری رکھنے کے لیے تیار فرمائے جو الحمدللہ کام کررہے ہیں۔

آخری عمر میں دینی غیرت اور حمیت کا بہت زیادہ غلبہ تھا، شریعت وسنت نبوی ﷺ کے خلاف کسی چیز کو برداشت نہیں کر سکتے تھے اور بڑی شدت سے اس پر انکار فرماتے تھے، رقت قلب اور ابتہال الی اللہ بہت بڑھ گیا تھا، اسی حال میں ۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ میں واصلِ بحق ہوئے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔

---

[1] اس کا خلاصہ یہ ہے۔ مسلم اکثریت کے صوبے دو تین امور کے علاوہ اپنے تمام معاملات میں خودمختار ہوں۔ مرکز کی تشکیل میں ہندو اور مسلم ممبران مساوی اور دس سیٹیں پس ماندہ طبقوں کے لیے۔ اس طرح ہندو اور مسلمان ہر ایک کو ۴۵ فیصد سیٹیں ملتیں۔ اسی کے ساتھ یہ شرط بھی تھی کہ کوئی قانون جس کا تعلق مسلمانوں سے ہوگا، وہ اس وقت تک پاس نہ ہو سکے، جب تک مسلم ممبران کی اکثریت اس کے حق میں نہ ہو۔ اگر یہ فارمولا تسلیم کر لیا جاتا تو آج تمام ہندوستان مسلمانوں کے لیے پاکستان ہوتا (الجمعیۃ شیخ الاسلام ص ۷)

آخر میں ایک تازہ بشارت بھی نقل کرنا مناسب ہوگا جس کو سُن کر حضرت شیخ الحدیث نے اپنے روزنامچہ میں درج کروالیا تھا کہ یہ واقعہ حضرت شیخ الحدیث کے وصال سے دو ماہ قبل کا ہے :۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی کو شب جمعہ یکم جمادی الاٰخر ۱۴۰۲ھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ، دیکھا کہ حضرت مدنیؒ بھی پاس کھڑے ہیں ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ یہ شیخ الاسلام والمسلمین ہیں ، بطل حریت ومجاہدِ بے مثال شخصیت ہیں انہوں نے بیک وقت دین کا علم پھیلایا اور کفار ونصاریٰ سے ایک طرف اور فرقِ باطلہ سے دوسری طرف ٹکر لی یہ اور ان کی جماعت حق پر ہیں فقط

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین ○

محمد اقبال مدینہ منورہ

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ